بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

اجراء ۱۸ جون ۱۹۱۳ء

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ ۔ ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۰ اخاء ۱۳۵۸ ہش ۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۹ء ۔ نمبر ۲۳۰

قلبِ یورپ میں اسلامی نظریات کی وضاحت کیلئے دو کانفرنسوں کا انعقاد

زیورچ اور فرینکفورٹ میں اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کا کامیابی سے ازالہ

احمدیہ مسلم مشن جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کے مبلّغین انچارج صاحبان نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ جرمنی کے جدید صنعتی شہر فرینکفورٹ اور سوئٹزرلینڈ کے دارالحکومت زیورچ میں گزشتہ دنوں اسلامی نظریات کی وضاحت اور تبلیغ و اشاعت کے لئے دو انتہائی کامیاب کانفرنسیں منعقد کی گئیں محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر دو کانفرنسیں نہایت پُراثر ثابت ہوئی ہیں۔ دونوں کانفرنسوں میں غیر مسلموں کی بھاری تعداد نے شرکت کی۔ اور اسلامی نظریات کے بارے میں تفصیل سے معلومات بہم پہنچا کر بہت سی غلط فہمیوں اور بدگمانیوں کا ازالہ کیا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

کانفرنسوں کی تفصیلی رپورٹیں ابھی موصول نہیں ہوئیں۔

یورپ کے دو اہم شہروں میں ان کانفرنسوں کے انعقاد کا بنیادی سبب یہ تھا کہ آجکل بعض وجوہات کی وجہ سے اہلِ یورپ میں اسلام کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں پھیل رہی تھیں۔ ان میں خصوصیت سے اسلام میں سزاؤں کا تصوّر، اسلامی انصاف کا نظریہ، اور اسلامی تعلیمات کی رُو سے عورت کا مقام جیسے مسائل کی تشریح کے بارے میں بدگمانیاں اور قیاس آرائیاں پھیلتی جا رہی تھیں۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ بات شدّت سے محسوس کی جا رہی تھی کہ مقدس اسلامی نظریات کے دفاع کے لئے جماعت کو مؤثر اقدام کرنا چاہیئے۔ اور اس سلسلے میں وسیع پیمانے پر اسلامی نظریات کی وضاحت کرنی پڑے گی۔ چنانچہ وقت کی اس ضرورت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے بیک وقت یورپ کے دو اہم شہروں میں جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کے مشنوں نے ان کانفرنسوں کا انعقاد کیا۔

یہ دونوں کانفرنسیں ستمبر کے آخری ہفتے میں منعقد کی گئیں۔ جن کا یورپی پریس میں وسیع پیمانے پر چرچا ہوا۔ اس کے نتیجے میں اسلام کے مقدس چہرے پر سے بدگمانیوں اور غلط فہمیوں کا گرد و غبار دھونے میں بفضلہٖ تعالیٰ نمایاں کامیابی ملی ہے اور اسلام کے صحیح اصولوں سے اہلِ یورپ کو آگاہ کیا گیا ہے۔ اِن کانفرنسوں میں جماعت احمدیہ کے تجربہ کار اور صاحبِ علم مبلّغین اور دیگر اہلِ علم حضرات نے تقاریر کیں اور غیر مسلموں کے سوالوں کے جوابات دیئے ؂

اخبارِ احمدیّہ

ربوہ ۹ ر اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں اسلام آباد سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ حضور کو اپنی حفظ و اماں میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور آپ کی مہماتِ دینیہ میں ہر قدم پر اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعمیر مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی تعمیر جاری ہے اور جلسہ سالانہ سے قبل اسے مکمل کرنے کے لئے رقم کی ضرورت ہے۔ احباب اور متعلقہ جماعتوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے عطایا جلد از جلد مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ تاکہ تعمیر کا کام جاری رکھا جا سکے۔ تمام رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام امانت مہمان خانہ جلسہ سالانہ کھاتہ نمبر ۱۸۵۵/۱۰۴-۱۲۷ میں جمع کرانے کے لئے بھجوائی جائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع اور درخواستِ دعا

لندن — احمدیہ مشن انگلستان کے مبلّغ انچارج محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب بذریعہ کیبل گرام مطلع فرماتے ہیں کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کلینک سے گھر واپس تشریف لے آئے ہیں۔ اب آپ کی حالت پہلے سے قدرے بہتر ہے۔ درد کی تکلیف ابھی ہے۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آپ کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور آپ کامل طور پر صحتیاب ہو کر بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین ؂

زکوٰۃ کی ادائیگی ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر فرض ہے ؂

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۴ر ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ

۱۰ر اخاء ۱۳۵۸ش

۱۰ر اکتوبر ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسفۂ تاریخ کا ایک خاص پہلو اور قرآن کریم

انگریزی کا محاورہ ہے HISTORY REPEATS ITSELF. اس کے معنی ہیں تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ مراد اس سے یہ ہے کہ مرورِ زمانہ کے نتیجہ میں جب بھی ایک خاص قسم کی کیفیات اور وجوہات رونما ہوتی ہیں تو ان کے زیرِ اثر ایک ہی قسم اور نوعیت کے واقعات ظہور پذیر ہوتے ہیں اور وقفہ وقفہ سے خواہ وہ وقفہ صدیوں یا ہزاروں سال پر محیط ہو خاص قسم کی کیفیات و وجوہات کے زیرِ اثر ایک ہی قسم اور نوعیت کے واقعات ظہور پذیر ہوتے چلے جاتے ہیں اور اس طرح سے تاریخ اپنے آپ کو دہراتی چلی جاتی ہے۔ ابن خلدون نے جنہیں فلسفۂ تاریخ کا بانی تسلیم کیا جاتا ہے اور زمانۂ حال میں فلسفۂ تاریخ کے نامور ماہر آرنلڈ جے ٹوئن بی نے تاریخ عالم سے اس کی متعدد مثالیں دی ہیں کہ کس طرح تاریخ کے مختلف ادوار میں ایک ہی نوعیت کی کیفیات و وجوہات کے رونما ہونے پر ایک ہی قسم اور نوعیت کے واقعات ظہور پذیر ہوئے اور آئندہ بھی ظہور پذیر ہوتے چلے جائیں گے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فلسفۂ تاریخ کے اس پہلو پر بھی بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور متعدد واقعات کا ذکر کر کے بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے منشاء اور اذن کے ماتحت تاریخ اپنے آپ کو کس طرح دہراتی چلی آرہی ہے۔ فلسفۂ تاریخ کے اس پہلو کا ذکر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرامؑ کی بعثت اور ان کو ایک ہی قسم کے پیش آنے والے واقعات یعنی حق و باطل کی کشمکش اور اس کے ہر بار ایک ہی نوعیت کے حتمی انجام کے ضمن میں کیا ہے۔ ہر نبی گمراہی و ضلالت کے ایک مخصوص زمانہ میں مبعوث ہوا اور ہر نبی کو ایک ہی نوعیت کے حالات میں سے گزرنا پڑا یعنی ہر نبی کی انتہائی شدید مخالفت کی گئی اسے اور اس پر ایمان لانے والوں کو انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بنایا گیا۔ انہوں نے انتہائی ظلم و تمسخر و استہزاء کے بالمقابل انتہائی صبر و ثبات اور عزم و استقلال کا مظاہرہ کیا اور زمانہ دراز کی اس باہمی کشمکش کا نتیجہ ہمیشہ باطل کی شکست اور حق کی فتح اور غلبہ کی صورت میں ظاہر ہوا یعنی بلا استثناء ہر نبی کے مخالفین اپنی کثرتِ تعداد اور قوت و اقتدار کے باوجود ناکام ہوئے اور ہر نبی اور اس کے متبعین بالآخر اپنے مشن میں کامیاب و بامراد رہے اور اس طرح تاریخ اپنے آپکو دہراتی چلی گئی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک لاکھ چوبیس ہزار یا اس کے لگ بھگ انبیاء میں سے حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ہودؑ، حضرت صالحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت لوطؑ، حضرت اسمٰعیلؑ، حضرت اسحاقؑ، حضرت یعقوبؑ، حضرت یوسفؑ، حضرت ایوبؑ، حضرت شعیبؑ، حضرت موسےٰؑ، حضرت ہارونؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت الیاسؑ، حضرت یونسؑ، حضرت زکریاؑ، حضرت یحیٰؑ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور آخر میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور ان سب انبیاء کرام کو پیش آنے والے واقعات کا علیحدہ علیحدہ بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ چونکہ یہ سب انبیاء اور دیگر جملہ انبیاء علیہم السلام ایک ہی قسم کے حالات میں مبعوث ہوئے تھے اور ان کو بالکل ایک جیسے واقعات پیش آئے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے سورۂ ابراہیمؑ کی آیات ۱۰ تا ۱۶ میں سارے ہی انبیاء علیہم السلام کا مجموعی رنگ میں بھی ذکر کر کے اس طرف اشارہ کیا کہ ہر نبی کے زمانہ میں تاریخ اپنے آپ کو دہراتی رہی۔ ہم ذیل میں ان آیات کا ترجمہ درج کرتے ہیں تاکہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کے تعلق میں فلسفۂ تاریخ کا یہ پہلو اجاگر ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"کیا جو لوگ تم سے پہلے تھے یعنی نوحؑ کی قوم اور عاد اور ثمود اور جو ان کے بعد ہوئے ان کے متعلق دلوں کو ہلا دینے والی خبر تمہیں نہیں پہنچی (وہ ایسے نابود ہوئے اور مٹائے گئے کہ) اب اللہ کے سوا انہیں کوئی بھی نہیں جانتا۔ (جب) ان کے پاس ان کے رسول (ہمارے) روشن نشان لے کر آئے تو انہوں نے ان کی بات نہ مانی اور کہا کہ جس (تعلیم) کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا ہے اس کا تو ہم انکار کر چکے ہیں اور جس بات کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو۔ اس کے متعلق ہم ایک بے چین کر دینے والے شک میں (پڑے ہوئے) ہیں۔" (آیت ۱۰)

"ان کے پیغمبروں نے (انہیں) کہا کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کے متعلق کوئی شک ہے جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے۔ وہ تمہیں اس لئے بلا رہا ہے تاکہ وہ تمہارے گناہوں میں سے بعض بخش دے اور ایک مقررہ میعاد تک تمہیں تاخیر دے۔ انہوں نے کہا تم (تو) ہماری طرح کے انسان ہو تم چاہتے ہو کہ جس چیز کی ہمارے باپ دادا پرستش کرتے چلے آئے ہیں اس سے ہمیں ہٹا دو۔ پس (اگر اس معاملہ میں تم حق پر ہو تو) ہمارے پاس کوئی نشان لاؤ۔" (آیت ۱۱)

"ان کے پیغمبروں نے انہیں کہا (کہ یہ سچ ہے کہ) ہم تمہاری ہی طرح کے بشر ہیں لیکن (ساتھ ہی یہ بھی سچ ہے کہ) اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے (خاص) احسان کرتا ہے۔ اور یہ بات ہمارے اختیار میں نہیں ہے کہ ہم اللہ کے حکم کے سوا تمہارے پاس کوئی نشان لائیں اور مومنوں کو اللہ پر ہی توکل رکھنا چاہیئے۔ اور ہمیں ہوا کیا ہے کہ ہم اللہ پر توکل نہ کریں حالانکہ اس نے ہمارے (مناسب حال) راستے ہمیں دکھلائے ہیں۔ اور جو دکھ تم نے ہمیں دے رکھا ہے اس پر ہم یقیناً صبر کرتے چلے جائیں گے۔ اور بھروسہ کرنے والوں کو تو اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیئے۔" (آیات ۱۲-۱۳)

"اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا انہوں نے (اپنے زمانہ کے) پیغمبروں سے کہا کہ ہم ضرور تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے۔ یا تم (مجبور ہو کر) ہمارے مذہب میں واپس آجاؤ گے۔ (تو ان تکلیفوں سے بچ سکو گے) جس پر ان کے (یعنی رسولوں کے) رب نے ان پر وحی نازل کی کہ ہم ان ظالموں کو یقیناً ہلاک کر دیں گے اور ان (کی ہلاکت) کے بعد اس ملک میں ضرور تمہیں آباد کریں گے۔ یہ (وعدہ) اس کے حق میں ہے جو میرے مقام سے ڈرے۔ اور انہوں نے (اپنی) فتح کے لئے دعا کی اور (نتیجہ یہ ہوا کہ) ہر ایک سرکش (اور) حق کا دشمن ناکام رہا۔" (آیات ۱۴ تا ۱۶)

(سورہ ابراہیم آیات ۱۰ تا ۱۶۔ ترجمہ منقول از تفسیر صغیر)

ہر معاملے میں تاریخ اپنے آپکو دہراتی ہے یا نہیں دہراتی اور اگر دہراتی ہے تو کس انداز اور نہج پر دہراتی ہے اس کا تفصیلی مطالعہ اور جائزہ فلسفۂ تاریخ کے ماہرین کا خاص موضوع ہے اور اس پر تفصیلی بحث انہیں ہی زیب دیتی ہے۔ لیکن جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ مختلف زمانوں میں گمراہی و ضلالت کے آئینہ دار ایک ہی نوعیت کے حالات رونما ہونے پر کسی نہ کسی مامور من اللہ کی بعثت ظہور میں آئی اور پھر اپنے اپنے زمانہ میں ہر مامور من اللہ کو ایک ہی نوعیت کے حالات میں سے گزرنا پڑا۔ بلا استثناء ہر بار ہی انتہائی مخالف اور نامساعد حالات کے باوجود بالآخر باطل مغلوب ہوا اور حق غالب آیا، یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ بعثت مامورین کے ضمن میں تاریخ اپنے آپ کو دہراتی رہی ہے اور دہراتی چلی آرہی ہے۔

ماموروں کے مخالفوں کا وجود بھی ضروری ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"ماموروں کے مخالفوں کا وجود بھی اس لئے ضروری ہے جیسے پھولوں کے ساتھ کانٹے کا وجود ہے۔ تریاق بھی ہے تو زہریں بھی ہیں۔ کوئی ہم کو کسی نبی کے زمانہ کا پتہ دے جس کے مخالف نہ ہوئے ہوں اور جنہوں نے اس کو دکاندار۔ ٹھگ۔ جھوٹا مفتری نہ کہا ہو۔"

(ملفوظات جلد دوم ص۱۶۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید ایک زندہ کتاب ہے

(مکرم مولوی روشن الدّین احمد صاحب مربّی سلسلہ مقیم کوئٹہ)

قرآن مجید کے زندہ کتاب ہونے کے ثبوت میں اس پاک کتاب کی زندگی والی چند آیات پیشِ خدمت ہیں جن سے یقین کامل ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید ہی زندہ کتاب ہے اور وہ اپنی زندگی کا ثبوت خود مہیّا کرتی ہے اور اس ثبوت میں وہ کسی غیر کی محتاج نہیں۔ وباللہ التوفیق۔

قرآن کریم کے بغیر کامیابی محال ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

۱۔ "کامیاب وہی لوگ ہونگے جو قرآن کریم کے ماتحت چلتے ہیں۔ قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے۔" (الحکم ۳۱ر جنوری ۱۹۰۱ء بحوالہ شانِ قرآن صـ۲۶۷)

۲۔ "جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔ جس قدر وہ قرآن شریف سے دور جا رہے ہیں اُسی قدر وہ ترقی کے مدارج اور راہوں سے دُور جا رہے ہیں۔" (الحکم ۱۷ر ستمبر ۱۹۰۵ء بحوالہ شانِ قرآن مؤلفہ سلطان احمد صاحب پیرکوٹی صـ۲۶۷)

نیز فرمایا:۔

"مسلمانوں پہ تب اِدبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بُھلایا"

"قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے"

(المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

زندہ کتاب اعلیٰ شخصیّت پر نازل ہوئی

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ (سورہ محمدؐ آیت ۳)

یعنی جو ایمان لائے اور انہوں نے ایمان کے مطابق عمل کئے اور جو محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہؤا اس پر ایمان لائے اور وہی ان کے رب کی طرف سے حق ہے۔

لفظ محمدؐ کے معنے حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ ہیں اور الحق کے معنے الموجود الثابت ہیں۔ یعنی کتاب جو اچھے صفات والے انسان پر اُتری اور قائم و دائم رہنے والی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بدیں الفاظ نہایت واضح طور پر رقم فرمایا ہے:۔

"وہ تمام کمالاتِ متفرقہ جو آدم سے مسیح ابن مریم تک نبیوں کو دیئے گئے تھے کسی کو کوئی اور کسی کو کوئی وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع کر دیئے گئے اور اس طرح پر طبعاً آپؐ خاتم النبیین ٹھہرے اور ایسا ہی وہ جمیع تعلیمات و وصایا اور معارف جو مختلف کتابوں میں چلے آتے ہیں وہ قرآن شریف پر آکر ختم ہو گئے اور قرآن شریف خاتم الکتب ٹھہرا۔" (الحکم ۳۱ر جولائی و ۱۰ر اگست ۱۹۰۴ء بحوالہ شانِ قرآن مؤلفہ سلطان احمد پیرکوٹی صـ۲۸۲)

زندہ کتاب یعنی قرآن کریم کو نازل کرنے والا خداوند تعالیٰ ہے

اس کتاب کو نازل کرنے والی خود خدا تعالیٰ کی ہستی ہے اور اس کا ثبوت یہ کتاب خود بیان کرتی ہے۔

حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ (المومن آیات ۲، ۳)

یعنی یہ کتاب حمید و مجید خدا کی طرف سے ہے۔ یہ کتاب غالب (اور) علم والے خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔

نیز فرمایا:۔

حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ (حٰمٓ سجدہ آیات ۲، ۳)

حمید مجید (خدا کی صفات اس سورت میں بیان کی گئی ہیں) یہ قرآن بے انتہا رحم کرنے والا اور بار بار کرم کرنے والے (خدا) کی طرف سے نازل ہؤا ہے۔

یہ بیان نہایت واضح اور اظہر من الشمس ہے کہ قرآن کریم خدا کی طرف سے نازل ہونے والی کتاب ہے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر نہایت واضح ہے جو درج ذیل ہے:۔

"بلاشبہ قرآن شریف کا کلام بلاغت اور حکمت میں آنحضرتؐ کی طاقتِ ذہنی سے بہت بلند بلکہ تمام مخلوقات کی طاقت سے برتر و اعلیٰ ہے اور بجز علیم مطلق اور قادر کامل کے اور کسی سے وہ کلام بن نہیں سکتا۔" (فتح اسلام صـ۱۸ حاشیہ بحوالہ شانِ قرآن صـ۱۶۱)

زندہ کتاب ساری دُنیا کیلئے ہے

قرآن کریم خود اس حقیقت کا دعویدار ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ (صٓ آیت ۸۹)

یہ (قرآن) تو سب جہانوں کے لئے ایک نصیحت کی کتاب ہے۔

ایک دوسری آیت میں فرمایا:۔

وَکَذٰلِکَ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ یَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَیْبَ فِیْهِ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ ۝ (الشوریٰ آیت ۸)

یعنی اسی طرح (یعنی اپنے نگران ہونے کے ثبوت میں) ہم نے قرآن کو عربی زبان میں تیری طرف اُتارا ہے تاکہ تُو ملک کے مرکز کے لوگوں کو اور اُس کے ارد گرد رہنے والوں کو ہوشیار کرے اور تاکہ تُو اُس وقت سے ہوشیار کرے جب تمام لوگ جمع کئے جائیں گے جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں اُس دن ایک گروہ تو جنّت میں جائے گا اور ایک گروہ دوزخ میں جائے گا۔

نیز اپنے دعویٰ کی تائید میں مزید فرمایا:۔

تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ۝ (الفرقان آیت ۲)

یعنی وہ ذات بڑی برکت والی ہے جس نے فرقان اپنے بندہ پر اُتارا ہے تاکہ وہ سب جہانوں کے لئے ہوشیار کرنے والا بنے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہایت وضاحت سے بایں الفاظ اس قرآنی حقیقت کو تحریر فرماتے ہیں:۔

"قرآن مجید مختص الزمان نہیں۔ مختص القوم نہیں اور نہ ہی مختص المکان ہے بلکہ اس کامل اور مکمل کتاب کے لانے والے کا دعویٰ ہے کہ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا اور ایک دوسری آیت میں یوں بھی آیا ہے کہ لِاُنْذِرَکُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ یعنی لازمی ہوگا کہ جس کو قرآنی تعلیم پہنچے وہ خواہ کہیں بھی ہو اور کوئی اس تعلیم کی پیروی کو اپنی گردن پر

اُٹھائے"۔
(الحکم ۱۴؍جولائی ۱۹۰۸ء
بحوالہ شانِ قرآن صفحہ ۲۲۱)

ایک دوسری جگہ بایں کلمات اِس حقیقت کو واضح فرمایا:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمّت واستعداد اور عزم کا دائرہ چونکہ بہت ہی وسیع تھا اِس لئے آپ کو جو کلام ملا وہ بھی اسی پایہ اور رتبہ کا ہے اور دوسرا کوئی شخص اس ہمّت اور حوصلہ کا کبھی پیدا نہ ہوگا کیونکہ آپ کی دعوت کسی محدود وقت یا قوم کے لئے نہ تھی۔ جیسے آپ سے پہلے نبیوں کی ہوتی تھی۔"

(الحکم ۳۱؍مئی ۱۹۰۳ء بحوالہ شانِ قرآن صفحہ ۲۲)

زندہ کتاب کا مستقبل نہایت پاک وصاف ہے

کتب بھی ہمیشہ مستقبل کے طویل عرصہ سے ضرور متاثر ہوتی ہیں اور وقت کے نشیب وفراز کے گرد وغبار سے آلود ہو جاتی ہیں مگر قرآن مجید کتاب ایسی ہے جو مستقبل کے اتار چڑھاؤ سے کبھی بھی دگرگوں نہیں ہوگی۔ جیسے فرمایا:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۙ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۗ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝

(حٰمٓ السجدہ آیات ۴۲، ۴۳)

یعنی وہ لوگ جو کہ اس ذکر (قرآن) کا ذکر جب اُن کے پاس آیا انکار کرتے ہیں حالانکہ وہ ایک بڑی عزّت والی کتاب ہے (وہ اپنی تباہی کے سامان اپنے ہاتھوں کر رہے ہیں) باطل نہ ان کے آگے سے آسکتا ہے اور نہ ان کے پیچھے سے آسکتا ہے۔ یعنی یہ ایسی کتاب ہے کہ اس کے سامنے نہ باطل ٹھہر سکتا ہے اور نہ ہی اس کی تعلیم کے جاری کرنے کے نتیجے میں باطل کو کوئی مدد مل سکتی ہے۔ یہ اِسلئے ہے کہ اس قرآن کو بڑی حکمت والے اور بڑی تعریفوں والے خدا کی طرف سے اتارا گیا ہے۔ سو اس کتاب پر نہ تو ماضی کی گرد وغبار اور کمزوری اثر انداز ہو گی اور نہ ہی مستقبل کی طوالت بُرے نتائج پیدا کر سکے گی۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی رقم فرماتے ہیں کہ:۔

"قرآن کریم میں بھی ایک بے نقط معجزہ ہے اور وہ یہ ہے لَا رَيْبَ فِيْهِ اِس میں رَیب کا کوئی لفظ نہیں۔ یہی اس کا معجزہ ہے۔ لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ اِس سے بڑھ کر اَور خوبی کیا ہوئی۔ مَیں نے کئی بار اشتہار دیا ہے کہ کوئی ایسی سچائی پیش کرو جو ہم قرآن شریف سے نہ نکال سکیں۔ لَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ - یہ ایک ناپیدا کنار سمندر ہے اپنے حقائق اور معارف کے لحاظ سے اور اپنی فصاحت وبلاغت کے رنگ میں۔

اگر بشری کلام ہوتا تو سطحی خیالات کا نمونہ دکھایا جاتا مگر یہ طرز ہی اور ہے جو بشری طرزوں سے الگ اور ممتاز ہے۔ اس میں باوجود اعلیٰ درجہ کی بلند پروازی کے نمود ونمائش بالکل نہیں۔ خود فرمایا کہ اُمّیوں کے لئے ہے۔ پھر اور لطف یہ ہے کہ ظاہر تو اُمّیوں کے لئے ہے اور باطن ہر ایک کو سیراب کرنے والا ہے"

(الحکم ۱۷؍نومبر ۱۹۰۵ء بحوالہ شانِ قرآن صفحہ ۱۵۰)

زندہ کتاب کی زبان بھی زندہ ہوتی ہے

قرآن کریم عربی زبان میں ہے جو کہ ایک زندہ زبان ہے جو اُمّ الالسنہ ہے۔ چنانچہ خداوند تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

(حٰمٓ السجدہ آیات ۲ تا ۴)

یعنی حمید اور مجید (خدا) کی صفات اس سورۃ میں بیان کی گئی ہیں) یہ قرآن بے انتہا رحم کرنے والے اور بار بار کرم کرنے والے (خدا) کی طرف سے نازل ہوا ہے (اور) ایسی کتاب ہے جس کی آیات خوب تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہیں اور جو (کتاب) خوب پڑھی جائے گی اور (وہ ایسی زبان میں ہے جو) اپنا مطلب آپ کھول کر بیان کرتی ہے مگر (یہ کتاب) اُنہی کو فائدہ دیتی ہے جو (روحانی) علم رکھتے ہیں۔

نیز فرمایا:۔

كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۗ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝

(الشوریٰ آیت ۸)

یعنی اسی طرح (یعنی اپنے نگران ہونے کے ثبوت میں) ہم نے قرآن کو عربی زبان میں تیری طرف اتارا ہے تاکہ تُو ملک کے مرکز کے لوگوں کو اور اس کے اردگرد رہنے والوں کو ہوشیار کرے اور تاکہ تُو اُس وقت سے ہوشیار کرے جب تمام لوگ جمع کئے جائیں گے جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں۔ اُس دن ایک گروہ تو جنّت میں جائیگا اور ایک گروہ دوزخ میں جائے گا۔

پس قرآن کریم کا بزبان عربی اُترنا جو اُمّ الالسنہ اور زندہ زبان ہے بھی قرآن کریم کے زندہ کتاب ہونے کا ثبوت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب "آریہ دھرم" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اِس کتاب میں بڑی صفائی سے اور بڑے روشن اور بدیہی دلائل سے فیصلہ کیا گیا ہے کہ خدا تعالےٰ کا پاک اور کامل اور روشن اور پُر اسرار اور پُر حکمت کلام جو دائمی ہدایت لیکر دُنیا میں آیا ہو وہ صرف اُس زبان میں آسکتا ہے جو ان معارف اور حقائق کو بیان کرنے کے لئے اپنے اندر کامل وسعت رکھتی ہو۔ سو اس فیصلہ کے مطابق صرف قرآن شریف ہی اللہ تعالیٰ کی وہ کامل کتاب ٹھہرتی ہے جو حقیقی اور کامل اور ابدی تعلیم لے کر دُنیا میں آئی اور دوسری کتابیں جو آسمانی کہلاتی ہیں اگر مان بھی لیں کہ کوئی ان میں سے خدا تعالیٰ کی طرف سے تھی تو وہ ایک قانون مختص القوم یا مختص الزمان کی طرح صرف چند روزہ مصلحت کے لئے آئی ہو گی۔ لہٰذا جیسا کہ وہ خود ناقص تھیں ایسا ہی ناقص بولی میں اُتریں مگر کامل کتاب کے لئے کامل بولی میں اُترنا ضروری تھا کیونکہ کامل اور ناقص کا پیوند درست بیٹھ نہیں سکتا۔ لہٰذا قرآن شریف عربی زبان میں اُترا جو اپنے ہر پہلو کے رُو سے کامل ہے"

(آریہ دھرم صفحہ ۸۷ حاشیہ بحوالہ شانِ قرآن صفحہ ۲۴۷)

(باقی)

تحریک وقفِ جدید کی اہمیّت

حضرت مصلح موعودؓ اپنے ۳۱؍جنوری ۱۹۵۸ء کے خطبہ جمعہ میں وقفِ جدید کی اہمیّت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پس مَیں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد اِس وقف کی طرف توجہ کرے اور اپنے آپ کو ثواب کا مستحق بنائے۔ یہ مفت کا ثواب ہے جو تمہیں مل رہا ہے۔ اگر تم اِسے نہیں لو گے تو تمہاری بجائے دوسروں کو دے دیا جائے گا۔"

سلسلہ عالیہ احمدیہ اشاعتِ اسلام اور جماعت کی دینی تعلیم وتربیت کی غرض سے اعلیٰ دماغی صلاحیت کے مالک مخلص واقفینِ زندگی کو ہر وقت خوش آمدید کہتا ہے نیز احبابِ جماعت سے توقع رکھتا ہے کہ وہ اِس تدریسی اور تربیتی نظام کو وسعت دینے کے لئے وقفِ جدید کی زیادہ سے زیادہ مالی اعانت فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

تمام زعماء کرام انصار اللہ سے گزارش ہے کہ اس سلسلہ میں اپنی مساعی کو تیز فرمائیں نیز معین اعداد وشمار کے ساتھ اپنی رپورٹیں بروقت مرکز کو ارسال فرمایا کریں۔ (قائد وقفِ جدید انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف مجالس خدام الاحمدیہ میں تربیتی اجتماعات کا انعقاد

اسلامیہ پارک لاہور

مجلس خدام الاحمدیہ اسلامیہ پارک لاہور نے اپنا سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۷۹ء بروز جمعہ صبح ۹ بجے تا ۴ بجے بعد دوپہر نیشنل راوی پارک میں دریائے راوی کے کنارے پر منعقد کیا۔ جس میں ۱۰۵ خدام نے شرکت کی۔ افتتاح کے بعد خدام کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ جن میں دوڑیں۔ رسہ کشی۔ کلائی پکڑنے کے مقابلے شامل تھے۔ ۷ ٹیموں نے مقابلہ پیغام رسانی میں حصہ لیا۔ ۱۱ بجے تا ۱۲ بجے خدام کا تربیتی اجلاس ہوا جس کی صدارت مکرم جناب چوہدری حمید نصر اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے فرمائی مکرم مولوی بشیر الدین صاحب مربی سلسلہ نے سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آخر میں جناب امیر صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا۔ آپ نے خدام کو علم سیکھنے اور تبلیغ کرنے کی طرف توجہ دلائی اجلاس جو ایک گھنٹہ جاری رہا۔ دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ بعد میں تمام حاضرین کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔

۱۲ بجے سے لے کر ۱½ بجے تک خدام کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ ان مقابلوں میں مقابلہ تلاوت قرآن کریم، مقابلہ نظم۔ مقابلہ فی البدیہہ تقاریر شامل تھے۔ آخر میں سب خدام نے عام دینی معلومات کا پرچہ حل کیا۔

۱½ بجے اور ۲ بجے کے درمیان سب خدام نے مل کر دوپہر کا کھانا انتہائی نظم و ضبط کے ساتھ کھایا۔ کھانے سے فارغ ہونے پر اسی پارک میں درختوں کے سایہ تلے نماز جمعہ ادا کی گئی۔

خطبہ جمعہ مکرم محمد رفیق صاحب معتمد مجلس ہذا نے دیا۔ اور نماز بھی پڑھائی نماز کے بعد قائد مجلس نے ورزشی اور علمی مقابلہ جات کے نتائج کا اعلان کیا۔

دعا کے بعد یہ بابرکت اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ اسلامیہ پارک لاہور)

ساہیوال

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع ساہیوال کا ایک تربیتی اجتماع محترم مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تحریک پر بتاریخ ۱۳-۱۴ ستمبر بروز جمعرات۔ جمعہ بمقام مسجد احمدیہ ساہیوال منعقد ہوا۔ اس سلسلہ میں قیادت ضلع نے حتی المقدور ضلع کی تمام چھوٹی بڑی مجالس کو قریباً ایک ماہ قبل ہی تحریری اور زبانی طور پر اطلاع کر دی اور دوروں کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ نمائندگی کی تحریک کی۔ چنانچہ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہی تھا کہ ضلع کی ۲۳ مجالس میں سے ۱۵ مجالس کے ۱۸۰ نمائندگان اس اجتماع میں شریک ہوئے

اجتماع پر تشریف لانیوالے مہمانوں کی میزبانی کا شرف مجلس ساہیوال کو حاصل ہوا۔ مجلس ساہیوال کے مخلص خدام نے شب و روز محنت کر کے مہمانوں کے کھانے اور دوسری ضروریات کا بندوبست کیا۔ اسی طرح مقام اجتماع کو شامیانوں، قناتوں۔ ٹیوب لائٹس اور نہایت ہی خوبصورت بینرز کے ساتھ سجایا گیا۔

پروگرام کا آغاز بتاریخ ۱۳ ستمبر بروز جمعرات ۴½ بجے شام تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ محترم ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب نے امیر صاحب ضلع ساہیوال کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنی مختصر سی تقریر سے اجتماع کا افتتاح کیا۔ اس کے بعد قائد ضلع مکرم چوہدری ثناء اللہ صاحب سرا نے اس اجتماع کی اہمیت واضح کی اور خدام کو اس سے استفادہ کرنے کی تلقین کی

اس کے بعد مکرم مولوی عبد المنان صاحب مربی سلسلہ ساہیوال نے تقویٰ و طہارت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مختلف پہلوؤں پر قرآن کریم اور حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں تقریر کی۔

تقریر کے اختتام پر پہلی نشست کے خاتمے اور وقفے کا اعلان ہوا اور ساتھ ہی اگلا پروگرام سنایا گیا۔

پروگرام کے مطابق نماز مغرب کے بعد چوہدری ناصر احمد سرا قائد مجلس ساہیوال نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔ نماز مغرب اور درس ملفوظات کے بعد وقفہ برائے کھانا رات کا اعلان ہوا اور اگلے پروگرام کا اعلان کیا گیا۔

نماز عشاء کے بعد آج کے اجلاس کی آخری نشست کا آغاز ہوا۔ اجلاس کی صدارت مکرم میجر منظور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ساہیوال نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ نے غلبۂ اسلام کی آئندہ صدی اور خدام کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر بڑی مدلل اور مفصل تقریر کی۔

اس کے بعد میجر منظور احمد صاحب صدر جلسہ نے "الصلوٰۃ عماد الدین" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے بڑے پیارے انداز میں الصلوٰۃ کے لغوی معنی بیان کئے نیز یہ کہ کس طرح نماز سے نظم و ضبط، پابندیٔ اوقات، اطاعت امیر اور باہمی مواخات ترویج پاتے ہیں۔ آخر میں آپ نے نماز سے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کے بعض ارشادات پڑھ کر سنائے۔

آپ کی تقریر کے بعد اس دن کے پروگرام کا اختتام ہوا۔ اور دوسرے دن کے پروگرام کا اعلان کیا گیا۔

دوسرے دن یعنی ۱۴ ستمبر ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک کا آغاز ۴ بجے نماز تہجد سے ہوا۔ ۵-۱۵ بجے پر نماز فجر ہوئی۔ نماز فجر کے بعد مربی سلسلہ مکرم عبد المنان صاحب نے قرآن کریم میں سے سورۃ مومنون کا درس دیا۔

مکرم عبد السلام صاحب نے حدیث شریف کا درس دیا۔ اور

مَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ

سے مختلف پہلو تفصیل سے بیان کئے۔

درس کے بعد خدام انفرادی طور پر تلاوت کرتے رہے۔ پھر وقفہ برائے ناشتہ کا اعلان ہوا۔

تقریباً ۷½ بجے ۱۴ ستمبر کے اجلاس کی دوسری نشست کا آغاز ہوا۔ اجلاس کی صدارت مکرم مولوی عبد المنان صاحب و میجر منظور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ساہیوال نے بالترتیب کی۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد خدام و اطفال کے درمیان علمی مقابلوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ منصفین کے فرائض مکرم حافظ محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ اوکاڑہ۔ مکرم عبد السلام صاحب، مکرم پروفیسر امان اللہ صاحب قائد مجلس اوکاڑہ اور مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب مربی سلسلہ اوکاڑہ چھاؤنی نے سرانجام دیئے۔

ان مقابلوں کے بعد حضور کی تحریک حفظ قرآن کریم اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقابلہ ہوا۔ نتائج کے مطابق مجلس ساہیوال نے ۱۱۔ مجلس اوکاڑہ نے ۵، مجلس چک ۶/۱۱ نے ۴ مجلس اوکاڑہ چھاؤنی نے ۳۔ مجلس چک ۱۳۶/۹ نے ایک اور مجلس قادر آباد نے ایک انعام جیتا۔

نماز جمعہ محترم مولانا عبد المالک خانصاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور اس کے بعد اجتماع کی آخری نشست کا آغاز محترم مولانا صاحب کی صدارت میں ہوا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم چوہدری ثناء اللہ صاحب سرا قائد ضلع نے قیادت ضلع کی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد راجہ نصیر احمد صاحب نمائندہ مرکزی نے اپنی تقریر کا آغاز کیا۔ آپ نے خلافت حقہ کے متعلق مختصراً کچھ فرمایا۔

اس کے بعد اپنے دوسرے ممالک میں قیام کے دوران خصوصاً انڈونیشیا میں تبلیغ اسلام کے دلچسپ تبلیغی واقعات بیان کئے۔

اس کے بعد صدر جلسہ مولانا عبد المالک خانصاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف پہلوؤں پر بڑی سیر حاصل بحث کی۔

اجلاس کے دوران ہی مرکز سے محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب صدر صاحب مرکزیہ کے نمائندہ کی حیثیت سے تشریف لے آئے۔ آپ نے اپنے خطاب میں اخلاق کے مختلف پہلوؤں۔ عجز و انکساری اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر خدام کو توجہ دلائی۔

اس کے بعد صدر جلسہ مولانا عبد المالک خانصاحب نے علمی مقابلوں میں جیتنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔

اجتماعی دعا کے بعد اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

قصور

قیادت مجلس خدام الاحمدیہ ضلع قصور کے زیر اہتمام مجالس ہائے خدام الاحمدیہ ضلع قصور کا پہلا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۰-۲۱ ستمبر ۱۹۷۹ء بمقام جوڑہ منعقد کیا گیا جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے غیر معمولی طور پر کامیاب رہا۔ ضلع بھر کی بارہ مجالس خدام و اطفال کی سو فی صد نمائندگی ہوئی۔ اور ۱½ صد خدام و اطفال کے علاوہ کافی تعداد میں انصار و مستورات اور غیر از جماعت دوستوں نے شرکت کی۔ چار مجالس کے گیارہ خدام اور چاند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار سائیکلوں پر تشریف لائے۔

مورخہ ۲۰ ستمبر کو نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی اور کھانے کے بعد افتتاحی اجلاس ہوا۔ مکرم مرزا محمد یوسف صاحب نیرؔ مربی سلسلہ نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ اور دعا کرائی۔ جس کے بعد ½ گھنٹہ تک مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر فاضل استاد جامعہ احمدیہ نے بیرون ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں اور گذشتہ سال لندن میں منعقدہ صلیبی کانفرنس کی جھلکیاں بذریعہ سلائیڈز دکھائیں۔

دوسرے دن مورخہ ۲۱ ستمبر کو دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جس میں تمام احباب شامل ہوئے۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم۔ درس حدیث۔ درس ملفوظات ہوا۔

ناشتہ سے فراغت کے بعد اجلاس میں سیرت النبیؐ۔ سیرۃ حضرت مسیح موعودؑ۔ اختلافی مسائل۔ جماعت احمدیہ کی امتیازی خصوصیات۔ باہمی اتحاد۔ محبت و اخوت وغیرہ پر مکرم مرزا سعید بیگ صاحب امیر ضلع۔ چوہدری امان اللہ صاحب سیال نائب امیر ضلع۔ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب نمائندہ مجلس مرکزیہ۔ مکرم مولوی سیّد عزیز احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ۔ مکرم مرزا محمد یوسف صاحب نیرؔ مربی ضلع۔ مکرم طاہر محمود صاحب قائد ضلع۔ مکرم محمد لئیق صاحب ناظم تعلیم و تربیت ضلع۔ مکرم شیخ محمد یوسف صاحب ناظم اشاعت ضلع اور مکرم بشیر الحق صاحب مربی اطفال ضلع قصور نے خطاب فرمایا۔

اس موقعہ پر اطفال کے درزشی و علمی مقابلہ جات اور خدام کے تقریری مقابلہ جات ہوئے۔ اوّل۔ دوم۔ سوم آنے والوں کو اختتامی اجلاس میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح کارکردگی کے لحاظ سے اوّل آنے والی مجلس خدام الاحمدیہ قصور اور دوم آنے والی مجلس خدام الاحمدیہ چونیاں۔ اور مجالس اطفال الاحمدیہ میں اوّل آنیوالی مجلس اطفال للیانی کو انعامات دیئے گئے۔

نماز جمعہ مکرم مولوی سیّد عزیز احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے پڑھائی۔ اور روزنامہ الفضل سے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ خطبہ جمعہ پڑھ کر سنایا۔ اور اس کی روشنی میں پُرزور تلقین فرمائی کہ مرکزی اجتماعات میں ضلع قصور کی ہر جماعت کی نمائندگی ہونی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس اجتماع کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

(معتمد خدام الاحمدیہ ضلع قصور)

سالانہ اجتماع ۱۹۷۹ء اور انصار اللہ کا فرض

اراکین انصار اللہ کو معلوم ہے کہ ان کا سالانہ اجتماع ۲۶ تا ۲۸ اکتوبر ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے ہر مجلس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی مساعی کا جائزہ لے اور تحریک جدید کے بارے میں بھی قابل قدر خدمات پیش کر سکے۔ سو جملہ مجالس سے درخواست ہے کہ مرکز میں آنے سے پہلے وصولی کے کام میں اپنی جماعت کی بھرپور مدد کریں۔ اور نمائندگان کے ذریعہ اجتماع کے موقع پر رقم مرکز میں بھجوادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

عناوین مقابلہ معیار خاص برموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۷۹ء

امسال بھی حسب سابق سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مقابلہ معیار خاص منعقد ہوگا۔ جس میں مندرجہ ذیل اضلاع کو نمائندگی دی گئی ہے۔ جن کے نمائندے مقررہ عناوین پر آٹھ سے دس منٹ تقریر کریں گے۔ نمائندہ مقرر اور متبادل کا نام مرکز میں ارسال کیا جائے۔

لاہور ڈویژن :۔	وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے۔
ضلع کراچی :۔	غلبہ اسلام کی صدی اور ہماری ذمہ داریاں
ضلع راولپنڈی :۔	اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔
علاقہ سرحد :۔	قوموں کی اصلاح میں نوجوانوں کا کردار
علاقہ سندھ :۔	حضرت مہدی علیہ السلام کا عظیم الشان مقام
ضلع فیصل آباد :۔	خندہ روئی
ربوہ :۔	قرآن جواہرات کی تھیلی ہے۔

(منتظم علمی مقابلہ جات سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۷۹ء)

امتیازی نتیجہ امتحان لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منعقدہ جون ۱۹۷۹ء

مشتمل بر معیار اوّل۔ دوم و سوم

بیرون ربوہ

نتیجہ معیار اوّل

کل تعداد ممبرات :۔ ۴۳ کامیاب ممبرات :۔ ۴۳ نتیجہ سو فی صد رہا۔

(امتیازی نتیجہ)

اوّل :۔ مکرمہ زکیہ عارف صاحبہ۔ اُردو منزل راولپنڈی
دوم :۔ " مسرت جمیل صاحبہ کنری (سندھ)
سوم :۔ " صالحہ صاحبہ سرگودھا شہر

نتیجہ معیار دوم

کل تعداد ممبرات :۔ ۱۷۱ کامیاب ممبرات : ۱۶۸ نتیجہ ۹۸ فی صد رہا

(امتیازی نتیجہ)

اوّل :۔ مکرمہ عفیفہ نجم صاحبہ بہاول نگر
دوم :۔ (۱) " صفیہ گوریا صاحبہ فیصل آباد
(۲) " روبینہ تنویر صاحبہ ملتان
(۳) " امۃ الرؤف شاہدہ صاحبہ۔ ڈیرہ غازیخاں
(۴) " رضیہ احسن پراچہ صاحبہ بھیرہ
سوم :۔ (۱) " تسنیم لطیف صاحبہ۔ سرگودھا
(۲) " امۃ المتین نصرت صاحبہ۔ کنری

نتیجہ معیار سوم

کل تعداد ممبرات :۔ ۵۹۸ کامیاب ممبرات :۔ ۵۹۵ نتیجہ ۹۹ فی صد رہا۔

(امتیازی نتیجہ)

اوّل :۔ (۱) مکرمہ عابدہ جاوید صاحبہ۔ چک ۳۳ ج۔ب فیصل آباد
دوم :۔ (۱) " شوکت قدیر صاحبہ۔ فیکٹری ایریا شاہدرہ
(۲) " خالدہ بانو صاحبہ اوکاڑہ
سوم :۔ (۱) " حمیدہ اختر صاحبہ قیادت نمبر ۲ کراچی
(۲) " نسیمہ تذنیبہ صاحبہ " نمبر ۴ "
(۳) " بشریٰ باجوہ صاحبہ چونڈہ
(۴) " ناصرہ بٹ صاحبہ "
(۵) " نصرت بٹ صاحبہ "
(۶) " نصرت جہاں صاحبہ ملتان
(۷) " عاطفہ میر صاحبہ گوجرانوالہ
(۸) " ناصرہ صاحبہ اوکاڑہ

(باقی)

انصار اللہ فوری توجہ فرماویں

حضرت مصلح موعودؓ وقف جدید کے بارہ میں فرماتے ہیں :۔

"ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے۔ چاروں طرف رُشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا۔ ......"

وقف جدید کے ذریعہ رشد و اصلاح اور تعلیم القرآن کا بابرکت کام وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے۔ زعماء انصار اللہ اپنی مساعی کی معین اعداد و شمار کے ساتھ تفصیلی رپورٹیں دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں ارسال فرمائیں۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت سے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۲۶۳

میں مقبول اختر ناہید زوجہ قمر یوسف یوسف صاحب شاہد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۶۲ء ساکن مریدکے ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی ۲ تولہ مالیتی ۔ ۳۰۰۰ روپے

حق مہر بذمہ خاوند ۱۵۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہیں ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت میں مبلغ ایک روپیہ ماہوار تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ مقبول اختر ناہید زوجہ محمد یوسف صاحب شاہد محلہ کینال پارک منڈی مریدکے

گواہ شد۔ حمید احمد ولد منشی نور حسین صاحب محلہ کینال پارک منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:۔ مرزا عبدالکریم ولد غلام قادر مریدکے ضلع شیخوپورہ

مسل ۲۴۲۶۴

میں محمد یوسف شاہد ولد خوشی محمد صاحب قوم سوہل پیشہ پولٹری فارم عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مریدکے ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۶۰۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں۔ کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ محمد یوسف شاہد ولد منشی نور حسین صاحب محلہ کینال پارک منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ

گواہ شد۔ شیخ محمد عنایت انور وصیت نمبر ۳۶۳۷ منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ

گواہ شد۔ شیخ محمد بشیر آزاد وصیت نمبر ۲۵۱۵ منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ

مسل ۲۴۲۶۵

میں سمیع اللہ باجوہ ولد کموڈور رحمت اللہ صاحب باجوہ قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

زرعی اراضی ۱/۴ ۱ ایکڑ رقبہ چک ۵۵ تحصیل اوکاڑہ ضلع ساہیوال ۲۵۰۰۰ روپے

۱/۴ حصہ کمرشل بلڈنگ نمبر 34C, 33C سنٹرل کمرشل ایریا ۲۵۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۴ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۴ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ یا ادا کردہ حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۴ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ سمیع اللہ باجوہ

۷/۱۰ سیکنڈ ویسٹ سٹریٹ ڈیفنس سوسائٹی کراچی۔

گواہ شد۔ رحمت اللہ ولد محمد حسین صاحب ۷/۱۰ سیکنڈ ویسٹ سٹریٹ ڈیفنس سوسائٹی کراچی

گواہ شد۔ صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا۔ جماعت احمدیہ کراچی

دعائے مغفرت

۱۔ خاکسار کے ہم زلف رانا بشیر احمد صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس چشتیاں ضلع بہاولنگر مورخہ ۹/۷۹۔ ۱۸ اپنی ڈیوٹی سے سکوٹر پر سوار ہو کر شام کے وقت ساڑھے سات بجے واپس گھر آتے ہوئے سامنے سے آنے والے تانگہ کے ساتھ ٹکرانے سے موقعہ پر ہی وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مقامی پولیس افسران نے فوراً میت ان کے آبائی گاؤں پہنچانے کے لئے ٹرک کا بندوبست کر دیا۔ چنانچہ مقامی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی نگرانی میں پورے اعزاز کے ساتھ رات ایک بجے ان کی میت آبائی گاؤں چک ۲۸۵ ای بی بورے والا پہنچائی گئی۔ دوسرے دن صبح ۹/۷۹۔ ۱۹ کو مرحوم کی تدفین مقامی قبرستان میں ہوئی۔ نماز جنازہ میں بورے والا شہر کے علاوہ اردگرد کے مقامی احباب بھی شامل ہوئے۔

مرحوم اعلیٰ اخلاق کے مالک۔ ملنسار اور غریبوں کے بہت ہمدرد تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ دو لڑکیاں بعمر ۱۲، ۱۴ سال اور پانچ لڑکے جن کی عمریں ۹ سال تا ۱/۲ ۸ سال ہیں یادگار چھوڑے ہیں۔ اس اچانک صدمہ کا لواحقین پر گہرا اثر ہے۔

احباب کرام سے مرحوم کی بلندئ درجات اور مغفرت کے لئے عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد احمد خان اسلام آباد

۲۔ میرے چچا جان محترم محمد شفیع صاحب بھٹی گزشتہ ماہ ستمبر کی ۱۸ تاریخ کو بعمر ۷۵ سال انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے تھے۔ پسماندگان میں چار لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑی ہے۔ احباب جماعت سے مرحوم کی نیک عاقبت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی درخواست ہے

اسی طرح میری چچازاد بہن عزیزہ بشریٰ بنت محمد اکرم صاحب بھی گزشتہ دنوں انتقال فرما گئی ہیں۔ ان کی مغفرت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو بھی صبر جمیل عطا فرمائے۔

عاجز خود ایک عرصہ سے سینے کے درد میں مبتلا ہے۔ پھیپھڑے کافی کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت سے صحت کی بحالی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

رشید احمد اختر شاہ تاج خوگر ملز منڈی بہاء الدین۔

درخواست دعا

۱۔ خاکسار عنقریب انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان جا رہا ہے۔ احباب جماعت سے سفر و حضر میں خیریت و عافیت نیز تعلیم کو احسن طریق سے جاری رکھنے اور مفید ثمرات کے ساتھ بابرکت ہونے کے لئے احباب کرام دعا فرمائیں۔

مسعود احمد سینئر سائنٹیفک آفیسر نیشنل ہیلتھ لیبارٹریز اسلام آباد

۲۔ میرے والدین بہن بھائی سب غیر احمدی ہیں۔ میں جب بھی ان سے ملنے جاتا ہوں مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔ آمین

نظام الدین ٹھر پارکر۔ میرپور خاص۔ کنری حال ربوہ

جماعت احمدیہ غانا کے سابق صدر الحاج محمد آرتھر انتقال کر گئے

جنازہ میں صدر مملکت کی اہلیہ اور ملک کے معززین نے شرکت کی

اکرہ (غانا) جماعت احمدیہ غانا کے سابق صدر جناب الحاجی محمد ڈبلیو۔ ای آرتھر انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی عمر ۸۷ سال تھی۔ دارالحکومت اکرہ سے شائع ہونے والے واحد مسلم اخبار "دی گائیڈنس" نے جو کہ احمدیہ مسلم مشن غانا کے زیر اہتمام شائع ہوتا ہے اپنی جون جولائی ۱۹۷۹ء کی اشاعت میں محترم آرتھر صاحب کی وفات کی خبر دیتے ہوئے لکھا ہے کہ مرحوم آباترے کی نسوتا فیملی سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ سالٹ پانڈ کے علاقے سے پہلی بار منتخب ہونے والی پارلیمنٹ کے رُکن رہے تھے۔ اس کے علاوہ انہوں نے سٹیٹ ہاؤسنگ کارپوریشن کے چیف ایگزیکٹو کی حیثیت سے متعدد برسوں تک اپنی قوم کی گرانقدر خدمات انجام دی تھیں۔

جماعت احمدیہ غانا کے امیر اور احمدیہ مسلم مشن غانا کے مشنری انچارج مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب آدم نے جمعہ ۱۳ر جولائی کو نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں ان کو سالٹ پانڈ کے احمدیہ مسلم قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحوم کی نماز جنازہ میں جماعت کے ارکان، معزز شہریوں کے علاوہ ملک کے نو منتخب صدر کی اہلیہ مسز ہلا لیمان، اے۔ سی۔ پی کے صدارتی امیدوار کرنل برناسکو اور یو۔ این۔ سی کے نائب صدارت کے امیدوار الحاج ادریسو محمد نے بھی شرکت کی۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم محمد آرتھر صاحب مرحوم کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹے رکھے اور جنت الفردوس میں انکے درجات کو بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت سٹاف

فضل عمر ہسپتال ربوہ کو مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔ خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے فوری طور پر اپنی سندات کے ساتھ خاکسار کو ملیں۔

۱۔ لیڈی ڈاکٹر ایم۔ بی بی ایس
ایک مستقل آسامی اور ایک عارضی آسامی

۲۔ انستھیٹسٹ ایم۔ بی بی ایس (ڈاکٹر)
ایک مستقل آسامی

۳۔ میڈیکل آفیسر دو آسامیاں

۴۔ میل نرسز کوالیفائڈ چار آسامیاں

۵۔ بیلدار تجربہ کار
ایک آسامی مگر عارضی

ڈاکٹر لطیف احمد قریشی
قائم مقام چیف میڈیکل آفیسر

ولادت

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے داماد عبداللہ خاں صاحب نیازی اور عزیزہ امۃ الرفیق ریحانہ کو فرینکفورٹ مغربی جرمنی میں دو بیٹوں سے نوازا ہے جن کے نام عمران اور فرحان رکھے گئے ہیں۔ عزیزان مکرم حاجی رب نواز صاحب مرحوم فیکٹری ایریا کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت سے ان بچوں کی درازیٔ عمر، صحت و سلامتی اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک محمد احمد۔ صیغہ امانت تحریک جدید ربوہ)

۲۔ مؤرخہ ۲۹-۸-۷۹ بروز بدھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم بشیر احمد صاحب ایڈو کے ہاں پہلا فرزند تولد ہوا ہے جس کا نام آصف احمد رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم محمد انور صاحب ایڈو صدر جماعت احمدیہ انور آباد ضلع لاڑکانہ کا پوتا اور مکرم ماسٹر محمد نواز صاحب ایڈو قائم مقام صدر جماعت احمدیہ لاڑکانہ کا نواسہ ہے۔ احباب کرام نومولود کی صحت، درازیٔ عمر، خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (نذیر احمد قائد ضلع لاڑکانہ)

دعائے مغفرت

ہمارے نانا جان مکرم میاں ہدایت اللہ صاحب بھٹی آف چارکوٹ (مقبوضہ کشمیر) حال گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ بعمر ۱۰۴ سال مورخہ ۲۲/۹/۷۹ بروز ہفتہ اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ اور دعا گو بزرگ تھے۔ قرآن پاک ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ اپنی بیماری کے ایام میں بھی تلاوت بلا ناغہ کرتے رہے۔

نانا جان نظام وصیت میں بھی شامل تھے۔ ان کی خواہش کے باوجود ان کا جسد خاکی بعض ناگزیر حالات کی بناء پر مقبرہ بہشتی ربوہ نہیں پہنچایا جا سکا بلکہ امانتاً مقامی قبرستان میں دفن ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین

(محمد الدین کارکن ریویو آف ریلیجنز۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

لندن کے مشہور روٹری کلب میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی تقریر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے خطبہ بابت آزادیٔ ضمیر کی اشاعت

لندن کے مشہور سماجی ادارے روٹری کلب آف ڈیپٹ فورڈ (DEPT FORD) کی درخواست پر برطانیہ کے مشنری انچارج اور مسجد فضل لندن کے امام محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے گزشتہ دنوں اسلام کی تعلیمات پر ایک لیکچر دیا جس میں اسلام کے بنیادی ارکان کا ذکر کیا اور اسلام پر کئے جانے والے اعتراضات کا جواب دیا۔

مکرم منیر الدین شمس صاحب نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ روٹری کلب کے ارکان علاقہ کی اونچی اور کلچرڈ سوسائٹی کے نمائندگان ہوتے ہیں اور اس میں مختلف کمپنیوں، اداروں کے ڈائرکٹرز اور اعلیٰ عہدیدار وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ اس نشست میں لندن کی اونچی سوسائٹی کے قریباً ۲۵ افراد کو اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ اس تقریب کے شرکاء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ خطبہ جمعہ بابت آزادیٔ ضمیر کا انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا۔ یہ ترجمہ حال ہی میں لندن مشن نے چھاپا ہے۔ اس کے علاوہ غیر رسمی بات چیت کے دوران مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن انگلستان مکرم شیخ مبارک احمد صاحب اور مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد فضل لندن نے بھی انگریز معززین کو پیغام حق پہنچایا۔ خصوصاً ڈاکٹر ایم۔ جے۔ رسل کو جنہوں نے تقریب کے لئے مدعو کیا تھا جماعت احمدیہ کا تفصیلی تعارف کروایا گیا۔ بعد ازاں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کو مسٹر رسل کی طرف سے شکریہ کا ایک خط موصول ہوا جس میں انہوں نے شیخ صاحب کا شکریہ ادا کیا اور آزادیٔ ضمیر کے بارے میں کتاب دیئے جانے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا کہ اس سے انہیں اسلام کو سمجھنے میں بڑی مدد ملی ہے۔

درخواست دعا

مَیں کچھ عرصہ سے الجزائر میں علیل ہوں۔ اسی طرح میرے والد صاحب جرمنی میں علیل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(کمال الدین احمد۔ KENEDSA BECHAR ALGERIE)

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا
سب سے پہلا اور قابل اعتماد ادارہ
احمد اسٹیٹس (رجسٹرڈ) انسے مارکیٹ ربوہ
فون ۵۳۵